بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلفیت

حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی ہے
جو اس میں سوار ہوگا وہی نجات پائے گا





• ترتیب •

محمد بن عُمر بازمول

عضو هيئة التدريس جامعة أم القرىٰ
كليّة الدعوة وأصول الدين قسم الكتاب والسّنة

ترجمہ: حافظ عبد التواب محمدی
(فاضل جامعہ محمدیہ منصورہ، مالیگاؤں)

• نظر ثانی •

دکتور طارق صفی الرحمٰن مبارکپوری
(نائب مفتی جامعہ محمدیہ منصورہ، مالیگاؤں وسابق مدرس مسجد نبوی)

ناشر: جمعیت اہل حدیث کلیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، وعلىٰ آله وصحبه، ومن اتبع هداه

ایک مسلمان کے سامنے کئی الگ الگ راستے دکھائی پڑتے ہیں، تو اسے اپنے دین کی حفاظت کی خاطر کس راہ پر چلنا چاہیے؟

اس بات میں کوئی شبہ نہیں کہ اسے اسی راستے پر چلنا چاہیے جس پر چلتے ہوئے حقیقی طور پر وہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کی اتباع کر سکے۔ رسول اللہ ﷺ کی اتباع کرنے اور حدیث پر عمل کرنے میں وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طریقے پر چلے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا﴾ (سورہ نساء: 115) ترجمہ: ”مگر جو شخص رسول ﷺ کی مخالفت پر کمر بستہ ہو اور اہلِ ایمان کی روش کے سوا کسی اور روش پر چلے، درآں حالیکہ اس پر راہِ راست واضح ہو چکی ہو، تو اُس کو ہم اُسی طرف چلائیں گے جدھر وہ خود پھر گیا اور اُسے جہنم میں جھونکیں گے جو بدترین جائے قرار ہے۔“ سبیل المومنین کا پہلا مصداق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا راستہ ہے۔ پس ان کے طریقے سے ہٹنا سبیل المومنین کی اتباع نہ کرنا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم پر میری سنت اور میرے بعد کے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کو لازم پکڑنا ضروری ہے۔“ (حدیث حسن، عن العرباض بن سارية رضی اللہ عنه، اخرجه احمد فی المسند 4/126، 127، والدارمی فی المقدمة، باب اتباع السنة، والترمذی فی کتاب العلم، باب ما جاء فی الأخذ بالسنة واجتناب البدع، حدیث: 2676، ابوداؤد فی لزوم السنة، حدیث: 4607)

آپ ﷺ نے امت میں اختلاف کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: ”پس تم پر میری سنت کی اتباع لازم ہے۔“ اس سلسلے میں امام ابوحاتم بن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”یہ ایک کھلی وضاحت ہے کہ جو بھی سنت کی پابندی کرے، اسی کو قبول کرے گا

اوراس کے علاوہ کسی بھی رائے کو کوئی اہمیت نہیں دے گا۔ قیامت تک فرقۂ ناجیہ میں سے ہوگا، اللہ ہمیں بھی اپنے کرم سے انھیں لوگوں میں شامل کرے۔'' اس کے بعد انھوں نے یہ باب باندھا: ''ان خبروں کے بارے میں جن کی بنیاد پر بندے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں کو پکڑنا اور سنتوں کا انکار کرنے والے اہل بدعت ہیں ان سے اپنے نفس کی حفاظت کرنا اگرچہ وہ (اس بدعت کو) سنوار کر اچھے انداز میں پیش کریں۔'' (صحیح ابن حبان: 1/180)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر غالب رہے گا، اسے ذلیل کرنے والے کبھی بھی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے یہاں تک کہ اللہ کا حکم (یعنی قیامت) آجائے۔'' (حدیث متواتر، انظر: اقتضاء الصراط المستقیم، ص:6، ونظم المتناثر، ص:93)

امام ابوعیسٰی الترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔ میں نے محمد بن اسمٰعیل (امام بخاری) کو سنا، انھوں نے (اپنے استاد) علی بن مدینی کو یہ حدیث: ''میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر غالب رہے گا'' کا تذکرہ کرنے کے بعد یہ فرماتے ہوئے سنا: ''یہ (ناجی گروہ) اہل حدیث ہیں۔'' (سنن ترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی الائمۃ المضلین، حدیث: 2229، خطیب بغدادی کی کتاب ''شرف اصحاب الحدیث'' کے ص: 24-27 کا مطالعہ کیجیے، انھوں نے سلف کے کلام کو نقل کیا ہے کہ ''اصحاب الحدیث ہی فرقہ ناجیہ ہے۔'' مزید یہ کہ ابن مفلح الحنبلی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''الآداب الشرعیۃ'' 1/230 پر ایک فصل قائم کی ہے کہ ''اہل حدیث ہی طائفہ منصورہ اور فرقہ ناجیہ ہیں۔'')

متقدمین اور متاخرین اہل علم کے اس معنیٰ کو ثابت کرنے والے بہت سارے اقوال کو دکتور ربیع بن ہادی المدخلی حفظہ اللہ نے اپنی کتاب ''أهل الحديث هم الطائفة المنصورة'' (اہل حدیث ہی طائفہ منصورہ ہیں) میں جمع کیا ہے۔ اس کتاب کے صفحہ: 177-232 تک کا مطالعہ کیجیے۔)

حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ: ''سنو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے درمیان کھڑے ہوکر فرمایا: ''سنو! تم سے پہلے

اہل کتاب بہتّر فرقوں میں بٹے اور عنقریب یہ امت تہتّر فرقوں میں بٹ جائے گی، بہتّر فرقے جہنم میں جائیں گے اور صرف ایک جنت میں جائے گا اور وہی ''الجماعة'' ہے۔'' (حديث صحيح لغيره. بعض نے اس حدیث کے متواتر ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اخرجه احمد فی المسند: 102/4 وابو داؤد فی کتاب السنة، باب شرح السنة، حديث: 4597 والآجری فی الشريعة (الطبعة المحققة) 132/1 تحت رقم: 31، جامع الاصول کے محقق (10 / 32 اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے ''سلسلة الأحاديث الصحيحة'' حدیث: 204 پر اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے متعدد احادیث کو بطور شواہد ذکر کیا ہے۔ دیکھئے: ''نظم المتناثر، ص: 32-34'')

امام ترمذی رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت پر بھی وہی کچھ آنے والا ہے جو بنی اسرائیل پر آچکا ہے جیسا کہ ایک جوتا دوسرے کی جوڑ کا ہوتا ہے۔ بلاشبہ بنی اسرائیل بہتّر فرقوں میں بٹے تھے اور میری امت تہتّر فرقوں میں بٹ جائے گی، سوائے ایک کے سبھی جہنمی ہوں گے۔ صحابہ نے پوچھا: اللہ کے رسول! وہ (جنتی فرقہ) کون سا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: (جنتی فرقہ وہی ہوگا) جو میرے اور میرے صحابہ کے طریق پر ہوگا۔''

اسی پر اہل حدیث ہیں جو کہ اہل سنت والجماعت ہیں۔

ان کے نام یہ ہیں: اہل حدیث، اہل السنۃ والجماعۃ، سلفی اور متبعین سلف (سلف کے پیروکار)

سلفیت کے اصول

اس منہج کے تین بنیادی اصول ہیں:

پہلا اصول: اللہ کے لئے مخلص بننا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کی تابعداری کرنا۔

دوسرا اصول: جماعت سے وابستہ رہنا اور سمع وطاعت کا مظاہرہ کرنا۔

تیسرا اصول: بدعت اور بدعتیوں سے ہوشیار رہنا۔

ان اصولوں پر کئی دلیلیں ہیں، انہی میں سے چند پیش خدمت ہیں:

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے نماز فجر کے بعد ہمیں انتہائی بلیغ نصیحت فرمائی جسے سن کر آنکھیں بہہ پڑیں اور دل دہل گئے، تو ایک آدمی نے کہا: یہ تو جدا ہونے والے شخص کا وعظ ہے، اللہ کے رسول! آپ ہمیں کن چیزوں کی وصیت فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں تمھیں اللہ کے تقویٰ اور سمع وطاعت کی وصیت کرتا ہوں (گرچہ تمھارا امیر) کسی حبشی غلام کو ہی کیوں نہ بنا دیا جائے۔ اس لئے کہ جو میرے بعد زندہ رہے گا تو وہ بہت سارے اختلافات دیکھے گا۔ (دین میں) نئے کام (عبادات واعمال) ایجاد کرنے سے بچنا اس لئے کہ وہ گمراہی ہے۔ اگر تم میں سے کوئی شخص ایسا دیکھے تو وہ میری سنت اور میرے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کو مضبوطی سے تھام لے، اسے داڑھ کے دانتوں سے مضبوط پکڑ لے۔" (حوالہ اوپر گزر چکا ہے۔)

سہیل بن صالح اپنے والد کے واسطہ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ نے تمہارے لئے تین چیزوں کو پسند کیا ہے اور تین چیزیں ناپسند کی ہیں۔ وہ تمہارے لئے پسند کرتا ہے کہ تم صرف اسی کی عبادت کرو اور اس میں کسی کو بھی شریک نہ ٹھہراؤ، سب مل کر اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے تھام لو اور جو تمہارے معاملات کا ذمہ دار ہے اس سے خیر خواہی سے پیش آؤ۔ وہ تمہارے لئے قیل قال (فضول باتیں، بکواس)، مال کو ضائع کرنا اور کثرت سے سوال کرنا ناپسند کرتا ہے۔" (اخرجہ مالک فی المؤطا فی کتاب الجامع، باب ما جاء فی اضاعۃ المال وذی الوجھین، حدیث: 1863، احمد فی المسند مثلہ، اخرجہ مسلم فی کتاب الاقضیۃ باب النھی عن کثرۃ المسائل من غیر حاجۃ، حدیث: 1715، دون قولہ: "وان تناصحوا من ولاہ اللہ امرکم")

انہی تین باتوں کا ذکر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی حدیث میں بھی وارد ہوا، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: "اللہ اس بندے کو شاداب رکھے جس نے ہماری حدیثیں سنیں اور حفظ کیں، یہاں تک کہ اس کو دوسروں

تک پہنچائی۔اس لئے کہ بہت سارے فقہ (یعنی حدیث) کو یاد کرنے والے فقیہ نہیں ہوتے اور بہت سارے فقہ کے حاملین (حدیثوں کو یاد رکھنے والے، جب دوسروں تک حدیث کو پہنچاتے ہیں) تو وہ ان سے بھی زیادہ فقیہ (حدیث کو سمجھنے والے) ہوتے ہیں۔تین خصلتیں ہیں جن میں کبھی بھی دلِ مسلم خیانت میں ملوث نہیں ہوگا: عمل کو خالص اللہ کی خاطر کرنا، اولوالامر کی خیر خواہی اور جماعت سے وابستہ رہنا۔اس لئے کہ ان کی دعا انہیں پیچھے سے گھیرے ہوئے ہے۔'' الحدیث۔ یہ حدیث متواتر ہے صحابہ کرام کی ایک جماعت سے مختلف سندوں سے وارد ہوئی ہے جن میں بعض صحیح ہیں، بعض حسن ہیں اور بعض میں علّت ہے۔ (اس کے لئے شیخ عبدالمحسن العباد کا رسالہ ''دراسة حدیث: نضر اللہ امرءاً'' کا مطالعہ کیجئے۔)

ان تین خصلتوں میں وہ باتیں جمع ہیں جن پر لوگوں کا دین اور دنیا کا قیام ہے۔

شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''لوگوں کے دین اور دنیا میں جو بھی خلل واقع ہوتا ہے وہ ان تین یا ان میں سے بعض کو ترک کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔'' (مسائل الجاهلية، ضمن مجموعة التوحيد النجدية، ط السلفية، القاهرة، 1375ھ، ص: 236-237)

اس بات میں کوئی شبہ نہیں کہ شریعت کی متابعت سے ہی بدعت اور اہل بدعت کی بیخ کنی ہوتی ہے۔

سلفیت میں انواع واقسام نہیں ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طریقے پر چلنا ہی سلفیت ہے۔ درحقیقت یہی راہِ حیات ہے جس پر ہر مسلمان کو چلنا چاہیئے۔﴿قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ (سورہ انعام: 162)

ترجمہ: ''کہو! میری نماز، میرے تمام مراسم عبودیت، میرا جینا اور میرا مرنا، سب کچھ اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔''

سلفیت صرف طلب علم میں محصور نہیں ہے۔پس یہ کہنا صحیح نہیں کہ: ''سلفیت صرف علم حاصل کرنا ہی ہے۔''

سلفیت صرف جہاد فی سبیل اللہ میں محصور نہیں، لہذا یہ کہنا مناسب نہیں ہے کہ:

"سلفیت صرف جہاد کرنے کا نام ہے۔"

سلفیت کو تقلید سے بھی نہیں جوڑا جاسکتا، اس لئے کہ سلفیت نام ہے رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طریقے کے مطابق چلنے کا۔ تو کیا ایسی صورت میں سلفیت کو تقلید سے جوڑنا ٹھیک ہے؟

سلفیت کو متابعت رسول ﷺ میں سلف صالح کے علاوہ کسی اور کے منہج کی طرف منسوب کرنا صحیح نہیں۔ سلفیت، سلفیت نہیں رہے گی جب یہ کہا جائے گا کہ یہ فلاں عالم یا داعی کی سلفیت ہے۔ اس لئے کہ سلفیت خالص اسلام کا نام ہے۔ سلفیت ایسا چشمہ ہے جہاں رسول اللہ ﷺ اور اصحاب کرام کے منہج کے متلاشی سیراب ہونے کے لئے آتے ہیں اور یہی "**الجماعة**" ہے۔

سلفیت اسی کو کافر گردانتی ہے جس پر اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے کفر کا حکم لگایا ہے۔

اسی سے جہاد کرتی ہے جس سے جہاد کرنے کا حکم اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے دیا ہے۔

اسی سے موالات (دوستی) رکھتی ہے جس سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے موالات (دوستی) کرنے کا حکم دیا ہے۔ جو اس سے الگ ہو گیا وہ سلفیت سے خارج ہو گیا۔

جس نے ایسے شخص کو کافر قرار دیا جسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے کافر نہیں گردانا تو وہ سلفیت سے خارج ہو گیا۔

جس نے ان لوگوں سے قتال کیا جن سے قتال کرنے کا حکم اللہ اور رسول ﷺ نے نہیں دیا تھا وہ بھی سلفیت سے خارج ہو گیا۔

جس نے ان لوگوں سے موالات (دوستی) کی جن کے بارے میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے حکم نہیں دیا تھا وہ بھی سلفیت سے خارج ہو گیا۔ تو ایسے سلفیت سے خارج شدہ لوگوں پر سلفیت کا حکم کیوں کر لگے گا؟

سلفیت کی طرف خود کو منسوب کرنے والا ہر شخص سلفی نہیں

اس بات پر تنبیہ کرنا ضروری ہے کہ ہر وہ شخص جو خود کو سلفی کہے یا خود کو اہل سنت والجماعت کے منہج یا اہل حدیث کی طرف منسوب کرے وہ انہی میں سے ہو اس کے منہج اور اتباع کو پرکھا جائے گا، اس کے معاملات، احوال اور اقوال کو کتاب وسنت پر اور اصحاب کرام اور تابعین کے منہج پر پیش کیا جائے گا، اگر یہ سب موافق ہوتا تو سلفی ہے اور اگر یہ سب مخالف ہوں تو سلفی نہیں۔ وہ کثرت موافقت کی وجہ سے صراط مستقیم کے قریب ہوگا اور کثرت مخالفت کی وجہ سے دور ہوگا۔

ابوالمظفر السمعانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''ہمیں اتباع کا حکم دیا گیا اور اسی کی ترغیب دی گئی ہے۔ اور بدعات سے منع کیا گیا ہے اور اس سے دور رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ سلف صالح کی اتباع کرنا اور ہر بدعت سے کنارہ کش رہنا ہی اہل سنت کا شعار ہے۔'' (الانتصار لاهل الحديث لابی المظفر السمعانی بواسطة صون المنطق والكلام، ص: 158)

سلفیت کی امتیازی شان

سلفیت کی کچھ خصوصیات اور امتیازی پہچان ہے جن سے اس کا دعویٰ کرنے والے اور حقیقی سلفی کو پہچانا جا سکتا ہے۔ انہی میں سے چند خصوصیات یہ ہیں:

پہلی شناخت: ان کے نزدیک دوستی اور دشمنی کا معیار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع ہوتی ہے۔

دوسری شناخت: (شریعت کی) اتباع کرنا ان کا شعار ہے۔

تیسری شناخت: وہ اپنے ہر معاملے میں اعتدال کے منہج کو اختیار کرتے ہیں۔

چوتھی شناخت: یہ محبت و الفت اور حق پر ثبات قدمی اور استقامت والے ہوتے ہیں۔

پانچویں شناخت: یہ علوم شرعیہ کی طلب اور اس کی تطبیق کے ذریعہ دین اسلام کی اقامت میں مشغول رہتے ہیں۔

جو بھی ان امتیازی شناخت سے باہر ہوا تو وہ سلفیت سے خارج ہوگا۔

سنت کے دلدادہ امام اصبہانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''بندۂ مومن کو دین میں نئے امور ایجاد کرنے کے معاملے میں سختی سے بچنا چاہیئے، اس لئے کہ ہر نئی چیز بدعت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کی تصدیق اور کیسے اور کیوں کے ذریعہ اعتراض کو ترک کرنا ہی سنت ہے۔

دینی معاملات میں بے جا بحث ومباحثہ اور جھگڑا کرنا بدعت ہے، جس سے لوگوں کے دلوں میں شک پیدا ہوتا ہے۔ اور لوگ حق وصحیح کی معرفت سے رک جاتے ہیں۔

کثرت روایت کا نام علم نہیں ہے، علم تو اتباع وعمل، صحابہ کرام اور تابعین کی اقتداء کا نام ہے چاہے ایسا کرنے والے کے پاس تھوڑا سا علم ہی کیوں نہ ہو۔ جو بھی صحابہ کرام اور تابعین کی مخالفت کرے گا وہ گمراہ ہے گرچہ اس کے پاس علم کی کثرت ہو۔'' (الحجۃ فی بیان المحجۃ، 2/437-438)

نیز وہ فرماتے ہیں: ''ایسا اس لئے ہے کہ لوگوں پر دین کا معاملہ واضح ہو چکا ہے، پس ہم پر اتباع کرنا واجب ہے۔ اس لئے کہ دین تو اللہ کی طرف سے آیا ہے، اسے لوگوں کی عقل وآراء کے مطابق وضع نہیں کیا گیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے امت کے لئے بیان کیا اور اپنے صحابہ کے سامنے اس کی وضاحت فرمائی ہے۔ اس لئے اگر کوئی شخص دین کے کسی بھی معاملے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مخالفت کرتا ہے تو وہ گمراہ ہے۔'' (الحجۃ فی بیان المحجۃ، 2/440)

سلفیوں کے یہاں نہ کوئی تنظیم ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ نہ کوئی سردار ہے، نہ کوئی مرشد ہے اور نہ ہی کوئی قابل اتباع۔

یہ لوگ تو سلف صالح کی فہم کے مطابق کتاب وسنت کے متبعین علماء کے تابع ہیں۔ ان کی نہ ہی کوئی خفیہ تنظیم ہے، نہ اندرونی بیعت کا نظام ہے، نہ خفیہ ملاقاتیں ہیں، نہ ہی باطنی ترتیب، اور نہ اس طرح کوئی اور بات ہے۔ یہ اپنے کسی بھی معاملے کو حکومتی حکام سے پوشیدہ نہیں رکھتے، عوام الناس سے پوشیدہ رکھنا تو دور کی بات ہے۔

ان کے یہاں نہ تو ہر می طرز کی تنظیم ہے اور نہ ہی اس کے خلیہ جات اور شعبے۔ بلکہ وہ

اللہ تعالیٰ کی شریعت کے احکام کے مطابق ظاہری اور باطنی طور پر حکومتی حکام اور عام مسلمانوں کے ساتھ ناصح ہیں۔ اور اس بارے میں ان کے لئے اصحاب کرام کی جماعت نمونہ ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''ائمۃ المسلمین مثلاً امام مالک، حماد بن زید اور ثوری وغیرہ رحمہم اللہ کے کلام کی روشنی میں ہوتے تھے جس میں ہدایت اور شفاء ہے۔ (اس کے برخلاف) جن کے پاس مسلمانوں کے طریقے کا علم نہیں ہوتا ہے تو ان افراد کے پاس موجود چیزوں کو بطور بدل لے لیتا ہے۔ اور یہی ہر امت میں بدعات کے ظہور کا سبب ہے۔ یعنی رسولوں کے طریقے کا پردۂ خفا میں چلے جانا۔ اسی سبب سے ہلاکت واقع ہوتی ہے۔ اسی لئے (ائمۃ المسلمین) کا کہنا ہے کہ: ''نجات، سنت کو مضبوطی سے تھامنے میں ہی ہے۔''

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''سنت، حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی طرح ہے، جو بھی اس میں سوار ہوگا وہ نجات پائے گا اور جو اس میں سوار نہ ہوسکا وہ ہلاک ہوگا۔'' یہی برحق ہے۔ اس لئے کہ حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی میں وہی لوگ سوار ہوئے تھے جنھوں نے رسولوں کی تصدیق اور ان کی اتباع کی اور جو بھی اس میں سوار نہیں ہوا تو اس نے درحقیقت رسولوں کی تکذیب کی۔

اتباع سنت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی جانب سے آئی ہوئی رسالت (شریعت) کی اتباع کرنا، اس لئے کہ اس کی اتباع کرنے والا ظاہر و باطن میں حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی میں سوار ہونے والے کی طرح ہے۔ اور رسالت کی اتباع سے منہ موڑنے والا حضرت نوح علیہ السلام کی اتباع اور کشتی میں ان کے ساتھ سوار ہونے سے انکار کرنے والے کی طرح ہے۔

اسی طرح جب بندہ مومن فلاسفہ اور دیگر امتوں کے کفر و گمراہی پر مشتمل عقائد و اقوال پر غور کرے گا تو قرآن و حدیث کو ان کے احوال کو منکشف کرنے والا، ان کے حق کو اُجاگر کرنے والا اور ان کے حق و باطل کی تمیز کرنے والا پائے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس بات کو تو مخلوق میں سب سے بہتر طور پر جانتے تھے جیسا کہ وہ کفار اور

منافقین سے جہاد کرنے میں سب سے زیادہ درست تھے۔ان کے بارے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے:''تم میں جو شخص کسی کے طریقے پر چلنا چاہے تو اسے چاہئے کہ فوت ہونے والوں کے طریقے پر چلے، اس لئے کہ جو زندہ ہیں وہ فتنوں سے محفوظ نہیں ہیں۔(جن کے طریقوں پر چلا جائے گا) یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ ہیں جو اس امت کے سب سے نیک دل، سب سے گہرے علم والے اور سب سے کم تکلف کرنے والے انسان تھے، جنھیں اللہ نے اپنے نبی کی صحبت اور اپنے دین کے قیام کے لئے منتخب کیا ہے، اس لئے ان کے حق کو پہچانو اور ان کی سنت (طریقے) کو مضبوطی سے تھام لو اس لئے کہ وہ صراط مستقیم پر تھے۔'' (مجموع الفتاوی:137/4)

سلفیت کے نزدیک اصلاح کے ضابطے

سلف صالح کے متبعین اہل سنت والجماعت کے نزدیک اصلاح کے طریقۂ کار کے پانچ ضابطے ہیں:

پہلا ضابطہ: اصلاح کا سب سے پہلا موضوع اور بنیاد اللہ کی عبادت اور اس کی توحید ہے۔

دوسرا ضابطہ: اصلاح کی ابتداء فرد سے کی جائے گی، معاشرے، حاکم اور اپنے علاوہ کسی اور دوسرے فرد سے۔ ہر انسان اپنے نفس سے شروعات کرے اس کی اصلاح کرے پھر جو اس سے قریب ہو اور جو اس سے قریب ہو۔

تیسرا ضابطہ: قول وعمل سے پہلے علم حاصل کرنا۔

چوتھا ضابطہ: اِس علم کا منہجِ سلف کے مطابق ہونا۔

پانچواں ضابطہ: اس کی دعوت ان صفات سے متصف ہو جس کا بیان آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ اور آثار سلف میں مذکور ہے۔

ہم اللہ سے حسن خاتمہ کی دعا کرتے ہیں

حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ کا فرمان ہے:''اسلام کی تعلیم کو حاصل کرو اور جب اسے حاصل کرلو تو پھر اس سے منہ نہ موڑو۔خود پر صراط مستقیم کو لازم کرلو اس لئے کہ یہی اسلام ہے۔اس راستے کے دائیں بائیں نکلنے کی کوشش نہ کرو۔اور اپنے آپ پر

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت اور اصحاب کرام کے منہج کو لازم کرلو۔(امام آجری کی کتاب میں یہ الفاظ ہیں: ''اور جس سنت پر اصحاب کرام تھے۔'') لوگوں کے اپنے ساتھی کو قتل کرنے سے پہلے (یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) اور ایسا کام کرنے سے پہلے جوانہوں نے کیا۔اس لئے کہ ہم نے قرآن مجید کوان افراد کے اپنے ساتھی کے قتل اور ان حرکتوں کو انجام دینے سے پندرہ سال قبل پڑھا۔ان اقوال و بدعات سے جو لوگوں کے درمیان عداوت و دشمنی پھیلاتے ہیں، بچ کے رہنا۔'' (اثر صحیح الاسناد:

اخرجه ابن الوضاح فی البدع والنهی عنها، ص: 39، وصحح اسناده محقق مفتاح الجنة-وفقه الله- ص: 138، اخرجه الآجری فی الشریعة: 1/124، تحت رقم: 19، وصحح اسناده محققه، واخرجه ابن بطة فی الابانة: 1/338، 299 تحت رقم: 136، 202 بنحوه مختصراً)

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''جو قرآن سیکھے گا اس کی اہمیت بڑھے گی، جو فقہی باتیں کرے گا اس کا رتبہ بلند ہوگا، جو حدیث لکھنے پڑھنے میں مشغول ہوگا اس کی دلیل پختہ ہوگی اور جو حساب پر غور کرے گا اس کی رائے اہمیت کی حامل ہوگی اور جو اپنی عزت نفس کی حفاظت نہیں کرے گا تو اس کا علم اسے فائدہ نہیں دے گا۔'' (سیر اعلام النبلاء: 10/24)

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کو لازم پکڑے رہنے میں مکمل سلامتی اور عزت ہے۔سنت کا چراغ کبھی بجھنے والا نہیں اور نہ ہی اس کی دلیل کبھی کمزور پڑسکتی ہے۔جو اسے لازم پکڑے گا محفوظ رہے گا اور جو اس کی مخالفت کرے گا مذموم ہوگا۔سنت ایک مضبوط قلعہ اور پختہ ستون کے مانند ہے جس کی فضیلت بالکل نمایاں ہے اور اس کی رسّی بہت مضبوط ہے۔جو اسے مضبوطی سے تھامے گا راہِ راست پر رہے گا اور جو اس کی مخالفت کا ارادہ کرے گا وہ مٹ جائے گا۔اس سے تعلق رکھنے والے آخرت میں اہل سعادت ہوں گے اور دنیا میں لوگوں کے درمیان قابل رشک ہوں گے۔'' (صحیح ابن حبان (الاحسان) 1/86)

والحمدلله رب العٰلمین، سبحٰن ربک رب العزة عمّا یصفون وسلٰم علی المرسلین